ہماری ذمہ داریاں

نمبر (۳)

نئی تہذیب کے دلدادے

اسلام کی تبلیغ میں ایک نئی روک ان نوجوانوں نے پیدا کی ہے جو کہ اپنے آپ کو نئی روشنی کے دلدادے قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک نیکیاں محض اس لیئے تھیں کہ وہ صحابہ اور محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے۔ جب ان کو کسی نیکی کے لیئے کہا جاتا تو کہہ دیتے ہیں کہ بھلا ہم گنہگار کہاں اس کو کر سکتے ہیں۔

اسلام کی توسیع دن بدن اپنی عادات کے مطابق کرتے چلے جاتے ہیں۔ شراب کو اس لیئے جائز قرار دیتے ہیں کہ اسلام ایک ایسا مذہب نہیں جو پانی کے گلاس سے بہ جائے۔ مجکو یہاں آکر ایسے نوجوان بھی ملے جنہوں نے کہا کہ اسلام نے شراب کی ممانعت صرف نماز کے وقت کی ہے۔ ان کے نزدیک شراب جائز ہے اور اس سے اسلام پر کوئی حرف نہیں آتا۔ خنزیر کی نسبت ہندوستان میں وہ لوگ کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ مگر یہاں آکر دیکھا کہ نئی روشنی کے مسلمان خنزیر کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام نے اس لیئے منع کیا تھا کہ وہ گرم ملک ہے۔ خنزیر کا گوشت گرم ہوتا ہے۔ اس لیئے ان کو مضر پڑتا تھا۔ مگر سرد ملکوں میں اس کا کھانا کوئی منع نہیں اس لیئے کہ وہاں یہ مفید ہوتا ہے۔

نا دوستانہ رنگ میں ہو تو اس کے لیئے بھی کہتے ہیں کہ یہ زنا نہیں ہے بلکہ جانبین کی رضامندی سے ہوا۔ نماز کے متعلق میں نے خود سنا ہے کہ کہتے ہیں کہ اصل مقصد یہ تھا کہ اللہ کے لیئے توجہ کی جائے خواہ دو تین منٹ ہی ہو۔ پس ان حرکات میں کچھ نہیں رکھا۔ روزے کیلئے کہتے ہیں کہ خدا کو بھوکا مارنے سے کیا تعلق۔ الغرض انہوں نے اسلام کی ایک ایک اینٹ نہایت عمدگی کے ساتھ اکھیڑ کر سمندر میں پھینک دی ہے تاکہ کوئی آسانی سے نکال نہ سکے۔

عورتوں کے پردے کے یہ دشمن ہیں۔ ہر اس چیز کے نقال ہیں جو یورپ کی طرف سے ظاہر ہو۔ مجکو تو لکھتے ہوئے شرم آتی ہے کہ وہ بدکاریاں ایجاد کر لیں جو آج تک دنیا میں ظاہر نہیں ہوئی تھیں۔ خواب پر وہ ہنسی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کھانا زیادہ کھا لینے سے خواب آتے رہتے ہیں۔ ڈاڑھی رکھنے والوں کو کہتے ہیں کہ اسلام حجام بن کر نہیں اترا تھا کہ وہ داڑھی اور مونچھوں کے مسئلے لے کر بیٹھتا۔ الغرض کوئی اسلام کا مسئلہ نہیں جس کی انہوں نے نئی تشریح نہیں کر دی۔ پس ان کا وجود اسلام کے لیئے اور بھی خطرناک ہے۔ اور یہ قوم دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ وہ علماء کو تو ذلیل خیال کرتے ہیں۔ مگر ہر اس انسان کی بھی حقارت کرتے ہیں جو مذہب کے نام سے کھڑا ہو۔

پس ان لوگوں نے اسلام کی تباہی کے لیئے کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ ان سب کی تہ میں ایک ہی چیز کام کر رہی ہے اور وہ جہالت اور خدا سے دوری ہے۔ یہ لوگ نہایت سرعت کے ساتھ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لیئے ان کا وجود ہماری ذمہ داریوں میں اور بھی اضافہ کر دیتا ہے +

اسلام کے بیرونی دشمن

اس کے بعد بیرونی دشمنوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تمام وہ مذاہب جو اسلام کے سوا پائے جاتے ہیں وہ سب کے سب اسلام کے دشمن ہیں۔ وہ سب کے سب اپنے مشنوں کا کام کر کے اسلام کے خلاف ایک طاقت پیدا کر رہے ہیں۔ یہی نہیں کہ وہ اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں بلکہ وہ خدا تعالے سے بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔ اور جہالت میں اس حد تک گرے ہوئے ہیں کہ کوئی اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے معبودوں کے سامنے جھکتا ہے اور اس سے ڈرتا ہے۔ اور کوئی تجسد الوہیت کا قائل ہے۔ کوئی کسی رنگ میں مبتلا ہے۔ جیسے جیسے ہم ان مذاہب کا

خواجہ پریس بٹالہ میں احمد دجو ی پرنٹر نے چھاپا اور شیخ ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شائع کیا

مطالعہ کرتے ہیں ہماری آنکھوں سے ایک حجاب اٹھ جاتا ہے کہ دنیا کے اندر خدا کی کیسی مخلوق موجود ہے۔ ان سب میں عیسائیت اور ہندوازم اسلام کے خلاف پوری طاقت سے کھڑے ہیں۔ اور دہریت الگ دنیا کو خدا کے وہم سے نکالنے کے لیے زور مار رہی ہے۔

یہ ایسی باتیں ہیں کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ سب سے اخیر میں بالشویک ازم پیدا ہوا جو روس کی زمین میں نمودار ہوا۔

روس وہ ملک ہے جہاں کی زمین احمدیت کے لیے مقدر ہو چکی ہے۔ اس ملک کی اس وقت یہ حالت ہے کہ وہاں کوئی امن نہیں۔ کوئی مذہب نہیں کوئی سوسائیٹی نہیں۔ دین کو وہ بالکل مٹا دینے کی فکر میں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسےٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تین مجسمے بنا کر ان کو صلیب دی کئی علماء اور پادری قتل کیئے گئے۔ قرآن کریم اور انجیل کی توہین کی گئی۔ معبدوں کو توڑ کر اور کاموں میں لے آئے۔ ان کا مذہب نیشنیلٹی ہے۔ نکاح کی مقدس رسم ان کے ہاں کوئی نہیں۔ ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ کسی عورت سے تعلق پیدا کرے۔

بچے کسی کی خاص ملک نہیں ہوں گے۔ بلکہ قوم ان کی پرورش کریگی کسی شخص کو مال جمع کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور ہر مالدار شخص کو بے دردی سے لوٹ لیا جاتا ہے۔

الغرض یہ گند انہوں نے اپنے تک ہی نہیں رکھا بلکہ اس کی اشاعت کرتے ہیں اس مرض کو ساری دنیا میں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس کے لیئے لاکھوں روپیہ صرف کرتے ہیں۔ یہ اس قوم کا حال ہے جو احمدیت کی موعود زمین میں آباد ہے۔

عیسائیت

عیسائیت کا مقابلہ اور بھی مشکل ہے اس لیے کہ ساری دنیا اس وقت ان کے قبضہ اقتدار میں ہے۔ انہوں نے وہ وہ رنگ انسان کو تباہ کرنے کے لیئے ایجاد کیئے ہیں کہ جن بندھنوں میں پڑ کر انسان نکل نہیں سکتا۔

ساری دنیا کی پوری شوکت انہوں نے اپنے اعتقادات کو پھیلانے کے لیئے صرف کر دی ہے۔ آج کل بدکاریوں کو باقاعدہ کتابوں کے ذریعے سے سکھایا جاتا تصویروں کے ذریعے ان کی تعلیم دی جاتی ہے۔ سینما کے ذریعے سے ان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیلایا جاتا ہے+

مختلف رنگوں میں انسان کو مذہبی رنگ سے الگ کیا جاتا ہے۔ اس نقطہ نگاہ سے سارے ملکوں پر نگاہ ڈالو۔ اقوام عالم کا مطالعہ کرو۔ تم کو معلوم ہوگا کہ ہمارا کام کس قدر وسیع ہے۔ ہماری منزل بہت دور ہے ہم کو داخلی اور خارجی دشمنوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ ہم کو اصلاح نفس کی ضرورت ہم کو اپنی اولاد کی تربیت کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ساری دنیا میں آگ ہے اور ہم ایک مٹھی بھر جماعت اس سارے عالم کی آگ کو بجھانے کے لیئے کھڑے ہیں۔ ہماری تیزی ہماری حرکت ہمارا جوش کس قسم کا ہونا چاہیئے۔ اس کا جواب ہر شخص خود دے سکتا ہے۔ پھر ہمارے تھوڑے سے تغافل کا نتیجہ۔ ساری دنیا کی ہلاکت کے سوا خود ہماری اپنی ہلاکت ہے۔ (خدا نہ کرے کہ ایسا ہو)

ہماری حالت یہ ہے کہ ہم ہر رنگ میں کمزور ہیں۔ ہم دنیا میں اپنی آواز کو اس وقت تک نہیں پہونچا سکتے جبتک کہ ہم پوری طاقت سے دنیا میں تقسیم نہ ہو جائیں۔ ملکوں کے اندر بٹ جائیں۔ اور خدا کے نام کی منادی کریں۔

جو ہم میں سے تعلیم یافتہ ہیں ان کا فرض ہے۔ کہ اَن پڑھوں کو تعلیم دیں۔ اور اَن پڑھوں کا فرض ہے کہ وہ دن رات اپنی تعلیم میں صرف کریں+

عورتوں کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی جائے تاکہ وہ آیندہ نسلوں کی تربیت عمدہ ہاتھوں سے ہو۔ سو جبتک ہم زمین کے کناروں میں پھیل نہیں جائیں گے اس عظیم الشان کام کو ہم مکمل نہیں کر سکیں گے۔

یہ اس قدر بڑا ہے کہ میں کسی صورت میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم اس کو کر سکتے ہیں۔ مگر یہ کہہ سکتا ہوں کہ جب ہم اپنی انتہائی قوت کو اس کے لیئے صرف کر دیں گے تو آسمان سے ملائکہ ہماری مدد کے لیئے اتریں گے+ اور وہ ہمارے مقاصد کی تبلیغ دنیا میں کریں گے۔ وہی وقت کامیابی کا ہوگا۔

ہم تنخواہ دار مبلغوں کے ذریعے سے کام نہیں کر سکتے اس لیئے کہ مال کی کمی ہم کو اس راہ سے روک رہی ہے۔ پس ضرورت ہے کہ اس بڑی بے دینی اور ان مصیبتوں کو دیکھتے ہوئے ہر احمدی اپنے آپ کو اس شیطانی جنگ کے مقابلہ کے لیئے کھڑا کرے تاکہ شیطان کے ساتھ رحمان کے بندوں کی آخری جنگ ہو کر راستی کا بیج بویا جائے+

اس غرض کے لیئے ضرورت ہے کہ جماعت دو حصوں میں تقسیم ہو کر کام کرے۔ یعنی ایک حصہ جو کہ اپنا دن رات یہی مشغلہ رکھے کہ وہ خدا کے دین کی منادی کرے۔ اور ایک وہ جو کہ اپنے کاروبار میں مصروف رہتے ہوئے اپنے اسوہ حسنہ سے اولاد کی تربیت سے اپنے فارغ وقتوں کو اپنی تعلیم اور تبلیغ میں لگا کر صرف کریں۔ مال جمع کرنے کی بجائے خدا کے نام پر قربانی کریں۔ اس لیئے کہ یہ عارضی زندگی آخر ایک دن ختم ہو جائے گی۔ اور یہ جمع کی ہوئی زمین کے معدنیات ہیں زمین میں رہ جائیں گی۔

میں اگر ایک ایک عیب گن کر مسلمانوں اور دیگر اقوام کے بتلاؤں تو شائد یہ سلسلہ ایک مدت دراز تک میرے علم کے بڑھنے کے ساتھ لمبا ہوتا چلا جائے۔ مگر میں اس طرح سے وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہتا+

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے پر اس فرض کو واجب کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ تبلیغ کرے گا۔ وہ اپنے نفس کو تعلیم دے گا۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ وہ آنے والوں کے لیئے ٹھوکر کا موجب ہو۔ وہ اپنی شریک حیات بیوی کو علم کے نور سے منور کرے گا۔ اس لیئے کہ میں اس کو تسلیم نہیں کر سکتا کہ وہ شخص کیسے غیروں کو ہدایت کی طرف بلا سکتا ہے جو کہ اپنے گھر میں رہنے والے بلکہ اپنی شریک حیات بیوی کو اس دسترخوان کی طرف پوری توجہ نہیں دلاتا۔ میرے دوستو۔ اب سستی کا وقت نہیں۔ بہت سا حصہ قیمتی وقت کا گذر گیا۔

تم دیکھ رہے ہو کہ حضرت خلیفۃ المسیح کس طرح سے تم کو اس عظیم الشان کام کی طرف بلا رہے ہیں۔

کیا ہماری بیویاں اس عظیم الشان انسان کی بیوی سے بڑا درجہ رکھتی ہیں جو کہ اس زمانہ کی اصلاح کے لیئے ایک زمانہ سے مقرر ہو چکا تھا۔

تم نے دیکھا کہ وہ اس کو بستر مرگ پر چھوڑ کر خدا کے لیئے ایک دور دراز ملک میں روانہ ہو گیا۔ اس لیئے کہ تم کو یہ بتلائے خدا کے لیئے بیوی اور بچوں کو چھوڑ دینا۔ ایک مومن کے لیئے بالکل آسان ہے۔ اور ایک مومن کا صحیح مذہب یہی ہے۔ "ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العلمین" اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم اپنے گھر والوں کو خطرے میں ڈال کر اور ان کے فرائض سے غافل ہو جائیں۔ یہ تو خود اسلام کے احکام کو توڑنا ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اہل وعیال کو اپنے لیئے فتنہ نہیں بنانا چاہیئے۔ بلکہ اپنی پوری طاقت اور قوت اور اہل وعیال کے ساتھ اس راستے میں قدم مارنا چاہیئے۔ کہ یہی راستہ کامیابی کا ہے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو ہم خدا کے فضلوں کو جذب نہیں کر سکتے۔ اس لیئے ہمارا سب کا فرض ہے کہ اس جہالت کو مٹانے کے لیئے ایک ماہی بے آب کی طرح سے تڑپیں۔ تا یہ جہالت مٹ جائے۔ اسلام کا روشن چہرہ دنیا میں ظاہر ہو۔ اور اقوام اسلام کے سچے جھنڈے نیچے آ کر امن پائیں+

میں بوڑھوں کو کہتا ہوں کہ آگے بڑھو اور ہمارے لیئے اسوہ بنو۔ اس لیئے کہ تم نے نہ صرف زندگی کا بڑا حصہ گذار لیا بلکہ تم نے زمانے کے حالات کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ میں نوجوانوں کو کہتا ہوں کہ میرے ہم عمر نوجوانو۔ آؤ ہم سب ملکر اپنے آقا خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہیں۔

سنو سنو مسیح موعود اس سے پہلے تم کو پکار چکے ہیں ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

پس جو بھی جس کام پر ہے اس کے ساتھ ہی وہ تبلیغ کو اپنا دستور العمل بنائے اس لیئے کہ یہی کامیابی کی ایک راہ ہے۔

شیخ محمود احمد از مصر

تاریخ مالاپار

مجاہد مصری نے مصر جانے سے پہلے مالابار میں احمدیت کی تاریخ لکھی تھی جس کی بہت بڑی تعداد ابتک پڑی ہوئی ہے جو احباب اپنے دور افتادہ بھائی کے لیے محبت و اخلاص کے جذبات رکھتے ہیں اگر وہ اس کتاب کی ایک ایک کاپی خرید لیں تو تو اس سے مجاہد مصری کو اپنی موجودہ مشکلات میں ایک حد تک مدد ملیگی۔ ایک جلد کی قیمت ۱۰ آنہ ہے۔ مجاہد مصری نے بعض اور کتابیں بھی تالیف کی ہیں۔ اور اگر یہ کتاب نکل جاوے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ یکے بعد دیگرے دوسری بھی شائع ہوں۔ مجھے امید ہے احباب توجہ کریں گے۔

عرفانی

تبلیغی انجمنوں کو چندہ نہیں ملتا؟

اخبار زمیندار نے لکھا ہے کہ

”خدا جانے بدقسمت مسلمانوں کو تبلیغ اسلام پسند ہی نہیں یا وہ نادانستہ اس فرض کی دینی بجاآوری سے غفلت کر رہے ہیں۔ کہ جمعیۃ العلماء کے شعبہ تبلیغ کو اور مرکزی جمعیۃ تبلیغ الاسلام کو بھی قلت سرمایہ کی شکایت برابر چلی جاتی ہے۔ آخر الذکر انجمن کا ایک وفد پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں دورہ کر کے کچھ روپیہ لایا۔ لیکن وہ وعدے جن کی قیمت میں وفا ہونا غالباً نہیں لکھا گیا۔ اب تک بدستور چلے آتے ہیں۔ اور بڑے بڑے مقتدر بزرگان قوم اور سرمایہ داران ملت ملان چندہ کی نیک نامی حاصل کرنے کے بعد اپنی ہمیانیوں کا منہ بند کئے بیٹھے ہیں۔“

یہ ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی تبلیغی کوششوں کا خاکہ زمیندار نے کھینچا ہے۔ اس کے مقابلہ میں احمدی جماعت کی مالی قربانیوں کا شاندار نمونہ سلسلہ کی عزت و عظمت کا اظہار کر رہا ہے۔

مسلمانوں کی تبلیغی اغراض کے لئے چندہ کی طرف سے یہ بے پروائی میری رائے میں قطعاً قابل افسوس نہیں۔ اس لئے کہ انہیں معلوم ہو چکا ہے۔ ان کے اموال کو لینے والے کس طرح پر کام کرتے ہیں۔ جب تک مسلمان ایسے چندوں کی تحریکوں کو بائیکاٹ نہ کریں گے ان کی حالت درست نہ ہوگی۔ کروڑوں روپیہ مسلمانوں کا ان خود غرض لیڈروں اور عالموں نے لیا ہے۔ اور حسابات کا گھر جس طرح پورا کیا گیا ہے اسے کون نہیں جانتا ایسی حالت میں ان پر الزام دینا اپنے ضمیر کو مجرم قرار دینا ہے+

حق کہنا عداوت کا چیلنج ہے

دنیا میں صداقت اور حق کی تاریخ پڑھو۔ جب کسی شخص نے کسی سچائی کا اعلان کیا یا کسی صداقت کی تائید کی اس نے اپنے مخالفین کو گویا چیلنج دیدیا۔ انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین کی تاریخ اس امر کی ایک لاتبدیل شہادت ہے+ آج بھی اس سچائی کا مشاہدہ ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے خبر پاکر اپنے خداداد منصب کا اعلان کیا اور دنیا کو حق کی طرف بلایا۔ مگر اہل دنیا نے اس پیغام کے ساتھ جو سلوک کیا وہ ظاہر ہے۔ جن لوگوں کو خدا تعالےٰ نے سمجھ اور توفیق دی انہوں نے اُسے سُنا اور ساتھ ہو لئے مگر حق کے دشمنوں نے انہیں ستایا اور دُکھ دیا۔ یہاں تک کہ بعض کو شہید کر دیا۔ اور کابل کی سرزمین میں شہیدوں کا خون گرایا گیا+ ہندوستان کے ملانوں نے اسکو جایز اور صحیح قرار دیا۔ اب اگر کوئی ان کی اس غلطی کا بھی اعلان کرتا ہے۔ اور قرآن کریم کے پاک دامن سے مذہب کے لئے جبر وخون ناحق کے الزام کو دُور کرنا چاہتا ہے تو یہ عقل کے اندھے اس کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔ مولانا محمد علی صاحب ایڈیٹر ہمدرد نے قتل مرتد کی غلط تعلیم کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا کیا ملانوں کی جماعت کو بھڑوں کے چھتہ کی طرح چھیڑ دیا۔ مراد آباد کی کانفرنس میں انہوں نے ملانوں کو خوب لیا تھا۔ وہ اس کے بدلے کی تلاش میں تھا۔ اور اب انہیں موقع مل گیا۔ مگر مولانا محمد علی صاحب ان ملانوں کے لئے ضمیر فروشی نہیں کر سکتے+

ترکی کی موجودہ حکومت ملحد ہے

کردستان میں جو بغاوت پھیلی ہے۔ اس کے سلسلہ میں باغیوں نے جو اشتہارات تقسیم کئے ہیں ان میں ظاہر کیا ہے

”خلیفۃ المسلمین تمہارے منتظر ہیں بغیر خلافت اسلام زندہ نہیں رہ سکتا۔ شریعت کا مطالبہ کرو۔ موجودہ حکومت مذہب کی دشمن ہے تمام مدارس میں الحاد کی روح ساری ہو گئی ہے۔“

ترکی کی موجودہ حکومت پر مذہب کی دشمن اور الحاد کے مؤید ہونے کا جو الزام لگایا گیا ہے وہ ترکی کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے قابل غور ضرور ہے۔ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اسلام خلافت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ مگر خلافت اسلام مصوری اور موسیقی کے کمال کا نام نہیں+ خلافت کی رُوح اسلام کی عملی حمایت اور مسلمانوں کی دینی تربیت۔ اسلام پر دوسرے مذاہب کے حملوں کا دفاع اور اسلام کی خوبیوں کا اظہار کر کے اس کی اشاعت و تبلیغ ہے۔ اور یہ باتیں ترکی کے سلاطین میں کبھی پائی نہیں گئی ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ پس حقیقی خلیفہ کو تلاش کرو۔ اور اسے اس کے کاموں سے شناخت کرو+

جمعیۃ العلماء ہند سے سوال عمل

مراد آباد کے معصر رہنمائے جمعیۃ العلماء سے دریافت کیا ہے کہ

”مراد آباد کے اجلاس کے مقاصد میں مسلمانوں کی اصلاح اور تبلیغ وحفاظت اسلام کی جن ضروریات کا اظہار کیا گیا تھا اس کے متعلق اب تک کیا عملی کوشش کی گئی۔ مسلمانوں نے علماء کے وعظ سُن لیئے مگر اصلی و ٹھوس عملی کام کے متعلق ابھی تک کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ سمجھدار لوگ جلسوں سے تنگ آ گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جلسہ بازی ہمارے درد کا درمان نہیں۔“

جب عوام میں یہ احساس پیدا ہو جائے گا۔ کہ یہ زبان دراز ملاں بجز کفر سازی کی مشینوں اور مہروں کے اپنے پاس کچھ نہیں رکھتے تو یقیناً اسلام اور مسلمانوں کی بہتری کے دن آجائیں گے+

جمہوریہ عرب کا صدر

فتی العرب دمشق میں جمہوریہ عرب کے زیر تجویز صدر کا نام ہندوستانی فضل خان شائع ہوا تھا۔ جن بعض اخبارات ہند میں بحث ہوئی کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ اب معلوم ہوا کہ حکیم اجمل خان سے مراد ہے۔ ہندوستانی وفد شاید شریف خانی صدارت قائم کرنے کے لیئے گیا تھا۔ کچھ ہرج نہیں اگر شریف مکہ کے خاندان سے حکومت دہلی کے شریف خانی خاندان میں منتقل ہو سکے۔ مگر اندیشہ ہے کہ یہ

خواب خواب پریشان نہو

اسلام کو بازیچہ اطفال نہ بناؤ

ایک ملاں نے براق کی تاویل کی ہے کہ وہ دُمدار ستارہ تھا جس پر سوار ہو کر گویا معراج ہوئی۔ اس حماقت کی بھی کوئی حد ہے۔ قرآن مجید اور اسلام پر اعتراضات کا ایک اور دروازہ کھول دیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حفاظت اسلام کے مدعی ہیں۔ قرآن مجید نے ایسے لوگوں کو مثال گدھے سے دی ہے اور انکر الاصوات قرار دیا ہے۔ پس ان کے مُنہ سے مکروہ آوازیں نکل رہی ہیں نہ یہ معراج کی حقیقت کو خود سمجھتے ہیں اور نہ دوسروں کو سمجھا سکتے ہیں+ دُور از عقل باتیں پیش کرنا شان اسلام سمجھ لیا ہے+ اس لیئے اس جماعت کی اصلاح کی فکر سب سے مقدم کام ہے+

تبلیغی انجمنوں میں اتحاد کی کوشش

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شروع سے تبلیغی انجمنوں میں اتحاد کی کوشش کرتی رہی ہے۔ یہ امر دیگر ہے کہ وہ کوشش جس اصول اور رنگ میں کی جاتی تھی۔ وہ درست تھا یا غلط۔ اب اس کا ایک جلسہ اس مقصد کے لیئے لکھنؤ میں ہوا ہے ابھی اس کی تفصیلات معلوم نہیں ہوئیں۔ مگر قیاس چاہتا ہے کہ یہ اتحاد کی کوشش ایک اور اعلان جنگ ہوگا۔ جمعیۃ العلماء کے کارکنوں کی تفرقہ پردازی کو میں نے خود آگرہ میں مشاہدہ کر لیا تھا۔ اور جب تک ان کے دم میں دم ہے وہ اتحادی نقطہ پر جمع نہ ہونے دیں گے+

بغداد میں تعلیم نسوان

نہایت افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ بغداد میں لڑکیوں کی تعلیم کی طرف بہت کم توجہ ہے اگرچہ اب پہلے کی نسبت ترقی ہو رہی ہے۔ بغداد کے سرکاری مدارس کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ اسوقت ان لڑکیوں کی تعداد جو پڑھ رہی ہیں ایک ہزار پچاس ہے اور اب سے تین سال پیشتر صرف ایکسو ساٹھ لڑکیاں تعلیم پا رہی تھیں۔ اگرچہ اب یہ ترقی سرعت سے ہو رہی ہے لیکن ابھی بہت پیچھے ہیں+

ایک لاکھ کی تحریک میں کیا کام ہوا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک لاکھ کیلئے جو تحریک کی ہے اس کا پہلا مہینہ کل ختم ہو جائیگا۔ ۱۵ فروری سے ۱۵ مئی تک اس تحریک کا

ایک لاکھ جمع ہو جانا چاہیئے

۱۱ مارچ ۲۵ء تک دفتر بیت المال سے میں نے جو معلومات اسکے متعلق حاصل کئے ہیں۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ کل وعدے جو اس وقت تک ہوئے ہیں وہ ۳۸۵۵ ہزار کے قریب ہیں۔ اور نقد جو اس وقت تک وصول ہوا ہے۔ وہ گیارہ ہزار کے قریب ہے۔ ان وعدوں میں جماعت قادیاں کی موعودہ رقم اٹھارہ ہزار کے قریب ہے اور اور بیس ہزار کے قریب بیرونی جماعتوں کے وعدے ہیں اس مقابلہ کے لحاظ سے قادیان کی غریب جماعت کو خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے

خاص امتیاز حاصل ہے

۱۵ مارچ تک ایک لاکھ کے وعدے آجانے ضروری تھے اور وصولی تینتیس ۳۳ ہزار سے اوپر لیکن وعدوں اور وصولی کی نسبت کو دیکھکر کہنا پڑتا ہے کہ ابھی ہم نے صرف ½ کام کیا ہے۔ بیرونی جماعتوں کی موعودہ رقم بیس ہزار کو دیکھکر یہ خیال نہیں کر لینا چاہیئے۔ کہ کل جماعتوں کے وعدے آچکے ہیں بلکہ اسوقت تک تمام بڑی بڑی جماعتیں باقی ہیں۔ مثلاً

لاہور۔ حیدر آباد (دکن) فیروزپور۔ پشاور۔ سیالکوٹ۔ کلکتہ (جو نقد ڈیڑھ ہزار بھیج چکی ہے) شملہ۔ دہلی۔ حصار۔ امرتسر۔ گوجرانوالہ منٹگمری۔ مردان۔ نوشہرہ۔ ایبٹ آباد۔ جہلم۔ سرگودھا۔ بھاگلپور۔ لکھنؤ۔ کوئٹہ۔ لودھانہ۔ آگرہ۔ پٹیالہ۔ مونگیر۔ نابھہ کٹک۔ رڑکی۔ میرٹھ۔ سہارنپور۔ ڈیرہ دون۔ بریلی۔ شاہجہانپور۔ ممالک غیر۔

یہ بعض انجمنوں کے نام ہیں۔ ان میں خصوصیت سے ان انجمنوں کے نام دیکھکر جنہوں نے اپنی باقاعدگی اور پابندی اور کام کے لحاظ سے ہمیشہ امتیاز حاصل کیا ہے تعجب ہوتا ہے۔ کہ ابتک جبکہ ایک تہائی رقم آجانی چاہیئے تھی۔ انہوں نے فہرستیں بھی مکمل کر کے نہیں بھیجی ہیں۔ میں سردست اس کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ اتنا جانتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض سے غافل نہیں ہو سکتی ہیں۔ تحریک اتنی اہم اور ضروری ہے کہ وہ صرف وعدوں کو نہیں چاہتی ہے اسلئے غالباً یہ احباب چاہتے ہونگے۔ کہ وہ یکدم کل روپیہ بھیج دیں۔ ان جماعتوں کی فہرست کو دیکھکر یہ بھی یقین ہوتا ہے۔ کہ بیس ہزار کا وعدہ چھوٹی چھوٹی انجمنوں نے کیا ہے۔ تو یہ انجمنیں کسی صورت میں مجموعی رقم ایک لاکھ سے کم کی جمع کرینگی اس دیر کی تلافی کی یہی صورت ہے قادیان کے غربا اور مہاجرین اور کارکنوں اور مستورات کا یہ ایثار حقیقت میں اس نعمت اور فضل کا عملی شکریہ ہے جو ان پر اسی رنگ میں ہے کہ وہ خدا کے فرستادہ کی تختگاہ میں رہنے کا شرف رکھتے ہیں۔ اور وہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین اور خلیفہ کی برکات اور مسیحی نفس فیوض سے براہ راست اور تازہ بتازہ فایدہ اٹھا رہے ہیں۔ بیرونی جماعتوں کو ۱۵ مارچ تک اپنے فرض کو لازماً ادا کر دینا چاہیئے تھا۔ اگر یہی نسبت رہی۔ تو ۳ ماہ کا کام ۹ ماہ پر جا پڑتا ہے۔ حالانکہ اب یہ وقت نہیں۔ اب موقعہ شناسی سے کام لینے کا وقت ہے۔ اگر ان کاموں میں جو سفر یورپ کے سلسلہ میں شروع کئے گئے ہیں ذرا بھی توقف ہو۔ تو خدانخواستہ ہم اس ستر ہزار کی رقم کو ضائع کرنے والے ٹھیرینگے پس اس روپیہ کو نہ صرف بچانے کیلئے بلکہ اپنے مقاصد تبلیغ اور اغراض نشر کو پورا کرنے اور منزل مقصود کو قریب کرنیکے لئے ضرورت ہے کہ ہم جلد اس رقم کو پورا کر دیں۔

جن جماعتوں کے نام میں نے اس فہرست میں دیئے ہیں میں ان کے سکرٹری صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے فرض کو شناخت کریں۔ اس غفلت سے یہی نہیں کہ کام میں ہرج ونقص واقع ہوگا۔ بلکہ وہ ان خاص الخاص دعاؤں کے فیوض سے رہ جائیں گے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح اس تحریک کو کامیاب بنانے والوں کیلئے کر رہے ہیں۔

موعودہ وقت کے اندر اس تحریک کو کامیاب کر کے دکھا دو۔

تم ہی خدا کی وہ مخصوص قوم ہو،

جس کے ذریعہ اس نے حق کے غالب کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اس وقت جب کہ ہم پر کابل کی طرف سے جانی قربانیوں کا ابتلا آیا ہے۔ ہم ہندوستان کے رہنے والے اپنی مالی قربانیوں سے ثابت کر دیں کہ

فی الحقیقت ہم عسر میں بھی قدم آگے بڑھا رہے ہیں،

یاد رکھو۔ اس مالی قربانی کی عزت اور وقعت بہت بڑھ جائیگی ایسی حالت میں کہ ملک میں قحط کے آثار نمودار ہو رہے ہیں اور یہ واقعات دنیا کو بتلا دینگے کہ فی الحقیقت

تم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے،

ناظرین الحکم سے التماس،

میرے چھوٹے بھائی شیخ محمد داؤد کیلئے امتحان کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ وہ اس سال میٹرک کے امتحان میں شامل ہوا ہے۔

(مینیجر الحکم)

کچھ اپنی نسبت،

میں ایک عرصہ سے اس امر کو ناپسند کرتا ہوں۔ کہ اخبار میں ان مشکلات کا ذکر کیا جاوے۔ جو اخبارات کی اشاعت میں ہمیں پیش آتی ہیں اس لئے کہ اس کے بیان سے نہ صرف دکھ ہوتا ہے بلکہ جماعت کے اس وقار اور شان کو بھی صدمہ پہنچتا ہے۔ جو خدا کے فضل سے قائم ہو چکی ہے۔ وہ جماعت جو لاکھوں روپیہ سلسلہ کے کاموں کے لئے خرچ کرتی ہے۔ اس کے اخبارات کی بہت ہی قلیل اور محدود اشاعت قابل افسوس ہے۔

میں اب تک الحکم کو محض اپنے محسن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے لئے ہوئے عہد کی بنا پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عصر سعادت کی یادگار یقین کر کے چلائے جا رہا ہوں اور سالانہ ایک معقول رقم اپنی گرہ سے اس کیلئے دے رہا ہوں۔ گذشتہ چھ سال کے اندر قریباً چھ ہزار روپیہ اس پر خرچ کر چکا ہوں۔ مجھے اس سے خوشی ہوتی ہے۔ لیکن جب اس قدر بار طاقت سے باہر ہو۔ تو سخت تکلیف۔ اس لئے میں احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ توسیع اشاعت کے لئے خصوصیت سے توجہ کریں۔ اور جن بزرگوں کے ذمہ الحکم کا بقایا ہے۔ وہ میری کسی تحریک بغیر اسے ادا کر دیں۔ دفتر سے جو وی پی بھیجے جاتے ہیں وہ بہت غور اور فکر کے بعد بھیجے جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی بعض احباب ایک شریفانہ طریق پر نوٹس لیکر انکاری کرتے ہیں اور پیچھے ایک خط کے ذریعہ ڈاک خانہ کی شکایت کرتے ہیں۔ کہ اس نے واپس کر دیا۔ اور حیرت یہ ہے۔ کہ ایسی اطلاع کے ساتھ روپیہ پھر بھی نہیں بھیجتے۔ میں اس کو پسند کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ قیمت ادا کرنا نہ چاہتے ہوں۔ تو اطلاع دیکر بند کرالیں۔ اس میں ان کا کچھ ہرج نہیں۔ اگر وہ نمائشی خریدار نہ رہیں۔ تو کچھ بگڑتا نہیں۔ ایک مرتبہ میری غیر حاضری میں عزیزی ابراہیم علی صاحب مینیجر نے بعض احباب کے ناموں کی تشہیر کی تھی۔ مجھے بہت ناپسند ہوا۔ اور اسے میں نے تنبیہ کی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ غریب مینیجر مجبور تھا۔ اس میں ایسے دوستوں کو جو وقت پر قیمت نہیں دینا چاہتے۔ یا دے سکتے۔ مطلع کرتا ہوں۔ کہ ان کا احسان ہوگا۔ اگر وہ الحکم کی خریداری چھوڑ دیں۔ اور اگر وہ اسے اپنے آقا و محسن امام کے عصر سعادت کی یادگار سمجھتے ہیں اور اس کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ تو

فوراً قیمت ادا کریں

اس طرح پر مجھے قیمت نہ بھیج کر پریشان کرنا اور دفتر کے کام کو متعدد مرتبہ وی پی کرنے کی تکلیف دینا جائز نہیں ہو سکتا۔ اور نہ یہ آیندہ برداشت ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ خریداروں سے ایک آخری فیصلہ ہو جاوے۔

(عرفانی)

مصر میں احمدیہ دار الکتب کی تکمیل

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ جس نے مصر میں ہمارے مشن کے قیام کے لئے میری دعاؤں کو سنا۔ اور اب مجھے اس خدا سے دور پڑے ہوئے ملک میں کامیابی کی جھلک نظر آرہی ہے۔ گذشتہ سال میں نے اپنے کام کے لئے ایک پروگرام بنایا تھا۔ جس کے کئی حصے تھے مجھ کو اس پروگرام پر عمل کرنے کا موقع نہ ملا۔ مگر اس کا ایک حصہ مصر میں احمدیہ دار الکتب کا قیام تھا۔ اس لئے کہ سلسلہ کا لٹریچر ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اس کے بغیر کوئی مشنری کام نہیں کر سکتا۔ اور وہ مخالفوں کے اعتراضوں کا جواب نہیں دے سکتا اس وقت تک مصر میں جس رنگ میں کام ہوا۔ اور جن مشکلات میں سے گذرنا پڑا فی الحقیقت وہ ایک تاریخی واقعہ ہیں مگر میں اس وقت یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے دار الکتب کی تحریک کی۔ اور اس کے لئے سینکڑوں خطوط قادیان میں اپنے دوستوں کو لکھے۔ اخباروں میں میں تحریک کی اگرچہ میری وہ تحریک جو اخباروں میں تھی پوری توجہ سے نہیں دیکھی گئی مگر اس پر حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے پوری توجہ دی۔ اور ان کے ساتھ بعض سکندر آبادی احباب شریک ہوئے۔ اسی عرصہ میں میں نے حضرت سیٹھ ابوبکر صاحب یوسف کو توجہ دلائی۔ انہوں نے سلسلہ کی تمام وہ کتب جو ان کے پاس جدہ میں ہیں۔ دینے کا وعدہ فرما کر اور میری پوری تسلی فرمائی۔ سیٹھ ابوبکر صاحب آج کل دربار مسیح میں رونق افروز ہیں۔ میں اُن کے حالات اور ان کے قلبی جوش سے بخوبی واقف ہوں۔ اگر ان کو بعض خاص مالی مشکلات نہ ہوتیں۔ تو میں پورا یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ مصر کے مشن کے پورے اخراجات ادا کر دیتے مگر ان کو چند گذشتہ سالوں سے مالی طور پر بعض مشکلات پیدا ہو گئیں۔ مگر ہم خدائے قادر سے یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ ان مشکلات کے بادلوں کو دھوئیں کی طرح سے اڑا دے گا۔ کیونکہ اب آسمان و زمین کے انقلابات ہم کو بتلا رہے ہیں۔ کہ یہ مشکلات چند روزہ ہیں۔

بہر حال ان کے وعدے پر مجھ کو یقین ہو گیا کہ انشاء اللہ یہ کام ہو کر رہیگا۔ اسی غرض کی تکمیل کے لئے میں نے اپنے دوستوں کو ساٹھ ستر کے قریب لمبے لمبے خط لکھے اور بعض کو دوبارہ یاد دہانی کی ضرورت پیش آئی۔

اس کے ساتھ ہی مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل و فارغ التحصیل مدرسہ عالیہ احمدیہ جو کہ مدرسہ احمدیہ کے پہلے پھل ہیں۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ وہ ایک نہ تھکنے والی ہمت رکھتے ہیں۔ ان کو میں نے لکھا اور توجہ دلائی حقیقت یہ ہے۔ کہ میری امید اور میرے وہم سے بہت بڑھ بڑھ کر کام انہوں نے کیا۔ کتابوں کے جمع کرنے کے لئے میں یہ کہ سکتا ہوں مصر میں کام کرنے والے لوگ ہمیشہ مولوی عبدالرحمن صاحب کے رہین منت رہینگے اور اس لئے میں دار الکتب کے لئے سب سے اول مولوی عبدالرحمن کا نام شمار کرتا ہوں۔ انہوں نے دن رات ایک کرکے کتابیں جمع کیں۔ جن کی تعداد ایک سو سینتالیس ہے اور اس کے ساتھ ۱۲ سال کے ریویو آف ریلیجنز کے فائل ہیں انکی یہ خدمت دیکھ کر بے اختیار میرے منہ سے

زندہ باش

کا فقرہ نکلا۔ اب کل کتابیں میرے پاس دو سو پچاس ۲۵۰ جمع ہیں۔ جن کی مفصل فہرست تیار کر کے میں دفتر صیغہ دعوۃ و تبلیغ میں ارسال کر دوں گا تاکہ آئندہ کام کرنے والے ان کتابوں کی حفاظت کریں۔

ان کتابوں میں بعض لوگوں نے بڑے ایثار سے کام لیا ہے جیسے حضرت استاذی مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل انہوں نے براہین احمدیہ کا ایک قدیم نسخہ جو کہ ابتداء میں طبع ہوا تھا۔ ارسال کیا ہے۔

اسی طرح منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری نے حضرت صاحب بعض کتب پہلے ایڈیشن کی ارسال کی ہیں۔

میں ان سب احباب کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ میں حضرت اقدس کو دعا کے لئے توجہ دلاؤں گا۔

دار الکتب کا کام تو بہت وسیع ہے۔ مگر اب میں کہہ سکتا ہوں کہ سلسلہ کے لٹریچر کے لحاظ سے میرے پاس بڑا حصہ پہنچ چکا ہے۔ اور بقیہ حصہ کے لئے مجھ کو چنداں فکر کی ضرورت نہیں۔ وہ حضرت سیٹھ ابوبکر صاحب کے ذمے ہے۔ جو اس کو پورا کر دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

میرا خیال یہ تھا کہ میں ہر ایک دوست کا نام اور اس کے تفصیل شائع کر دیتا مگر اخبارات سلسلہ کے قیمتی کالم اس بوجہ کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے میں نے پسند کیا ہے کہ میں ان دوستوں کے اسماء گرامی شائع کر دوں۔ جنہوں نے اس میری تحریک اور مولانا عبدالرحمان صاحب کی سعی میں حصہ لیا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے
حضرت قاضی امیر حسین صاحب
جناب قاضی اکمل صاحب
مولوی عبدالرحمان صاحب مولوی فاضل
مولانا محمد اسماعیل صاحب " "
جناب چوہدری فتح محمد سیال ایم۔ اے
جناب چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے
جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب
جناب منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری
مولانا فضل دین صاحب وکیل
جناب مولوی ارجمند خان صاحب مولوی فاضل
جناب بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی
جناب مرزا گل محمد صاحب
جناب شہزادہ عبدالمجید خانصاحب
جناب ایڈیٹر نور صاحب
جناب ایڈیٹر فاروق صاحب
جناب مولوی غلام نبی صاحب مولوی فاضل
میاں عبدالوہاب صاحب خلف الرشید حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ
مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل
منشی نور محمد صاحب ٹیلر ماسٹر
منشی مامون خانصاحب مدرسہ تعلیم الاسلام
منشی سکندر علی صاحب " "
مولوی محمد یعقوب صاحب مدرسہ احمدیہ
ماسٹر عبدالرؤف صاحب ہیڈ کلرک مدرسہ تعلیم الاسلام
مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل
مسٹر عبدالحمید صاحب
مولوی ظفر الاسلام صاحب
میاں عبداللہ صاحب کشمیری دکاندار
قاضی عبدالرحمن صاحب محرر
جناب داور احمد صاحب
جناب یٰسین صاحب تاجر کتب
جناب محمد حسن خانصاحب
چوہدری علی محمد صاحب

اس فہرست کے علاوہ ساٹھ کتابیں مجلد میں نے اس دار الکتب کے لئے جمع کی ہیں جو میرے ذاتی کمائے ہوئے مال سے نہیں ہیں۔ بلکہ میرے والد صاحب حضرت شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی کی عطا اور مہربانی کا نتیجہ ہیں گو گھر میں اُن کا مالک تھا مگر میں نے یہ سب کتب انہی کے نام سے یہاں وقف کر دی ہیں۔ اور اصل بات تو یہ ہے کہ میرے یہاں آنے کا باعث وہی ہیں۔ جنہوں نے میرے اخراجات دیئے اور پھر ایک سال کچھ ماہ تک نہایت کھلے دل سے مجھ کو روپیہ بھیجا گیا۔ اس کے بعد حضرت اقدس نے اپنے کرم کی نگاہ سے میرے لئے اخراجات کا انتظام کر دیا مگر اس عرصہ میں جو شفقت والد صاحب کی طرف سے میرے لئے ظاہر ہوئی ہیں۔ اسکو بھول نہیں سکتا۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ حضرت والد صاحب قبلہ اس دار الکتب کے لئے اور مزید مدد دے کر اس مشن کے قیام میں مزید حصہ لیں گے۔

اب جبکہ تقریباً میں دار الکتب کے ایک بڑے حصہ سے فارغ ہو چکا ہوں۔ مجھ کو دوسرا قدم اٹھانے کے لئے اب تیار ہونا چاہئے۔ اور مجھ کو یقین ہے۔ کہ وہ دن دور نہ ہوگا کہ میں مصر کے مشن کو مستقل مشن کی شکل میں دیکھ سکوں گا۔ حضرت اقدس کو اسلامی ممالک کے لئے خاص توجہ ہے۔

اور میں یقین کرتا ہوں۔ کہ مصر سب سے پہلے ان برکات سے حصہ لے گا۔ اس مشن کو ابھی بہت سی چیزوں کی ضرورت ہے۔ اس موضوع پر میں پھر لکھنے کا ارادہ رکھتا ۲۴ ہوں۔ اس وقت میں اللہ تعالیٰ کا شکر اور حمد کرتے ہوئے ان سب بزرگوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیکر دور دراز کے ملک میں سلسلہ کی اشاعت کے لئے خزانہ جمع کر دیا ہے اللہ تعالےٰ ان کے مالوں اور ان کے ہر کام میں برکت دے۔ میں اپنے ۴۴ احباب سے اخیر میں بھی مولوی عبدالرحمان صاحب اور دیگر احباب کے لئے دعا کی درخواست کروں گا۔ ہاں بہت سے احباب نے اپنے نام نہیں لکھے اور نہ اطلاع دی ہے۔ تاہم ان کے نام خدا کے دفتر میں محفوظ ہیں احباب ایسے دوستوں کے لئے بھی دعا فرماویں۔ والسلام شیخ محمود احمد از مصر

دنیا میں ابھی حق گو باقی ہیں

افغان گورنمنٹ نے احمدی شہداء کے ساتھ جس کا برتاؤ کیا ہے وہ ننگ اسلام فعل ہے جسکی تائید دنیا کے کسی مہذب اور خدا ترس طبقہ سے نہیں ہو سکتی۔ دیوبندیوں یا ان کے بعض شوریدہ سر اتباع سے یہ امید رکھنا کہ وہ اسلام کی ہتک نہ کریں گے ایک ناممکن امر ہے۔

ایسی حالت میں جبکہ علماء سوء کے فتووں سے ڈرنے والے لوگ باوجودیکہ وہ اسکو ایک خلاف انسانیت فعل سمجھتے ہیں اپنی آواز بلند نہیں کر سکتے ایسے دلیر اور حق گو بھی ہیں جنھوں نے بلاخوف لومۃ لائم اپنی آواز

افغان گورنمنٹ کے اس جرم کے خلاف بلند کی ہے

میں اسوقت ان لوگوں کا ذکر نہیں کروں گا جو دوسری اقوام سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ صرف ان بزرگوں کا نام لوں گا جو مسلمان ہیں، اور ہمارے ساتھ اعتقادی اختلاف بھی رکھتے ہیں مگر باوجود اس اختلاف کے انھوں نے

سچائی کا خون کرنا گوارا نہیں کیا

انکی سیاسی راؤں میں بھی ہمارا بعض اوقات اختلاف ہوا ہے اور اختلاف بھی شدید ہوا ہے مگر انھوں نے اسوقت جبکہ ان کے بعض دوست اور رفقائے کار ہماری مخالفت میں اور افغان گورنمنٹ کی حمایت میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں انکی ذرا بھی پروا نہ کر کے

اس فعل سے اظہار نفرت کیا ہے

اس جرأت اور دلیری کو دیکھ کر میں یہ کہوں گا کہ حقیقت میں انھوں نے انسانیت اخلاق کی جائز تکریم کی ہے اور ضمیر فروشی سے کام نہیں لیا۔

ان بزرگوں میں سب سے سید رضا علی صاحب کا نام لیتا ہوں جنھوں نے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں بحیثیت صدر حضرت نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت کے واقعہ پر افغان گورنمنٹ کے اس فعل کے خلاف اظہار نفرت کیا۔ اور اب اس دوسرے موقعہ پر بھی انھوں نے اس سوال کو یو۔پی کی پراونشل مسلم لیگ میں اس سوال کو پیش کیا۔

پھر جناب مولانا محمد علی صاحب ایڈیٹر کامریڈ و ہمدرد ہیں جنھوں نے نہایت جوش اور جرأت کے ساتھ اپنے دونو انگریزی اور اردو اخباروں میں نہ صرف اس فعل کے خلاف اظہار نفرت و ملامت کیا بلکہ انھوں نے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ نہ تو شریعت اسلام کی رو سے مرتد کی سزا سنگساری ہے اور نہ احمدی مرتد ہیں۔

ان کے خلاف دیوبندیوں کو جو غصہ اور رنج پیدا ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے مگر وہ بھی جانتے ہیں کہ مولانا محمد علی صاحب کا مقابلہ ان کے لئے آسان نہیں۔

تیسری آواز سیالکوٹ سے **آغا محمد صفدر صاحب** نے بلند کی ہے آغا محمد صفدر صاحب نے ہندوستانی مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد میں جو عزت اور شہرت حاصل کی ہے وہ میری کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ انھوں نے ۴ مارچ ۱۹۲۵ء کو ایک بڑے مجمع میں جوش اور جرأت کے ساتھ اس فعل کے خلاف اظہار نفرت و ملامت کیا ہے وہ یقیناً **تاریخ اسلام** میں ایک یادگار کے طور پر رہ جائیگی۔ انھوں نے مسلمان پبلک سے اپیل کیا ہے

"ہم امان اللہ کو واقف کریں کہ ان سنگساران کے سبب ہندوستان کے مسلمان ناخوش ہیں اور اسلئے ہندوستان سے علمائے دیوبند کا تار آپ کو پہنچا ہے ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ مسلمان آپ کے ساتھ ہیں یہ ہندوستان کے لوگوں کا ہرگز خیال نہیں"

زندہ باش! آغا محمد صفدر! یہ ہے **ضمیر** کی سچی آواز اور یہ ہے صداقت کی صدائے بازگشت۔

یہ امر واقعہ ہے کہ **علمائے دیوبند** کی آواز ہرگز مسلمانان ہند کی آواز نہیں اور قرآن کریم اور اسلام کی تعلیم سے تو اسے کوئی تعلق ہی نہیں۔ علمائے دیوبند کی رائے اسلام کو بدنام کرنے والی اور دشمنوں کے ہاتھ میں قتل اسلام کے لئے ہتھیار دینے والی ہے۔ ہم نے اور ہمارے شہیدوں نے اس دنیا میں **اشاعت حق** کا صلہ پا لیا جبکہ ان لوگوں نے انکی شہادت پر افسوس اور ندامت کے آنسو بہائے اور امیر کے اس جابرانہ فعل کو ننگ اسلام قرار دے دیا۔

اگر ہم اپنی جانیں دیکر اسلام کی تعلیم کی صداقت کو ظاہر کر سکیں اور دنیا کو منوا سکیں تو ایسی جان دینے پر ہم سے بڑھ کر کون خوش ہو سکتا ہے آج تک اسلام پر یہ حملہ کیا جاتا تھا کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آکر ظاہر کیا کہ یہ محض غلط اور جھوٹا الزام ہے اسلام ہمیشہ اپنی **روشن دلائل** اور **آیات بینہ** کے ذریعہ پھیلا ہے اور آج بھی اسکی علمی اور عملی سچائیاں اسکی صداقت کو ظاہر کرتی ہیں۔

ہمیں اس صداقت کے اعلان میں کابل کے ظالموں نے سنگسار کیا اور نفس کے غلام ملانوں نے دیوبند کے حجروں سے نکل کر اس فعل شنیع کی تائید کی مگر ان کے متبعین ہی میں ایسے لوگ کھڑے ہو گئے جنھوں نے انکی **مخالفت** کی اور

اپنے عمل سے بتایا کہ وہ ظالموں کے طرفدار نہیں ہو سکتے

غرض ہر چند ہمارے دل افغان گورنمنٹ کے اس ظلم سے **زخمی** ہیں مگر جہاں ہم کو یہ تسلی و اطمینان ہے کہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے یہ جانیں دی گئی ہیں ہم کو یہ بھی خوشی ہے کہ ان لوگوں میں سے (باوجودیکہ جو اعتقاداً ہمارے ساتھ اختلاف رکھتے ہیں)

افغان گورنمنٹ کے اس فعل کو ننگ اسلام سمجھتے ہیں

ہندوستان کے تعلیم یافتہ اور سیاسی مسلمان لیڈروں میں اس حقیقت کا پیدا ہو جانا بہت بڑی فتح **حق** کی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وقت آتا ہے جو علماء سو کی حقیقت عوام پر بھی کھل جائے گی اور یہ دشمن اسلام گروہ چھاتی پیٹتے ہوئے ماتم کرے گا۔

میں احمدی جماعت کی طرف سے ان تمام لوگوں کا (جنھوں نے محض حق کے لئے زبان کھولی ہے اور دنیا سے **فساد** اور **ظلم** کی بنیاد کو مٹا دینے کے لئے افغان گورنمنٹ کے اس فعل سے **اظہار بیزاری** کیا ہے) **شکریہ** ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بھی بڑھ کر

حق کی حمایت کی توفیق دے آمین

دارالامان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چند روز کے لئے ۸ مارچ ۱۹۲۵ء کو بعد نماز ظہر قادیان سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کے ہمراہ چودھری علی محمد صاحب اور مولوی عبد الغفور صاحب بی۔اے۔ پرائیویٹ سیکرٹری ہیں۔ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب ان ایام میں مقامی امیر ہیں پھیرو چیچی جانے پر آپ کی صحت میں کسی قدر تبدیلی ہوئی تھی لیکن صاحبزادہ منور احمد صاحب کی علالت کی وجہ سے آپ پھر مصروف ہو گئے۔ اور قادیان میں واپس آ گئے۔ اب صاحبزادہ صاحب کو الحمد للہ آرام ہے۔ صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کی طبیعت بھی ناساز ہو گئی تھی اب وہ بھی اچھے ہیں الحمد للہ۔

۲۔ ۱۰ مارچ ۱۹۲۵ء کو خان محمد امین صاحب مبلغ بخارا معہ ایک معزز احمدی حاجی آغا گل صاحب تاجر بخارا قادیان واپس آ گئے ہیں چونکہ ان کے آنے کی کوئی اطلاع پہلے سے نہیں آئی تھی وہ دفعۃً آ گئے اسلئے احباب ان کے استقبال کو باہر نہ جا سکے۔ خان صاحب کی **بے ریا** زندگی اور خدمت کا اس سے پتہ ملتا ہے **حاجی صاحب** ایک شریف الطبع مخلص احمدی ہیں انکے چہرہ سے اخلاص و ایثار نمایاں ہے۔

۳۔ ۱۲ مارچ ۱۹۲۵ء سے انٹرینس کا امتحان بٹالہ میں شروع ہے اور یہاں بھی مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں امتحان ہو رہے ہیں۔ احباب تمام ان بچوں کے لئے جو کسی نہ کسی امتحان میں شریک ہیں کامیابی اور نافع للناس علم کے حصول کے لئے دعاء کریں۔

۴۔ قادیان کے صیغہ جات نظارت اور صدر انجمن کے متعلقہ محکمہ جات میں تخفیف کمیٹی کی رپورٹ پر بعض تخفیفیں ہوئی ہیں آمدنی کی ترقی اور اخراجات کی مناسب اصلاح ہمارا فرض ہے اور اقتصادی تجاویز پر عمل کرنا لازمی مگر خدا جانے یہ کیا بات ہے کہ قادیان میں جب کوئی تخفیف ہوتی ہے تو اخراجات کے بڑھ جانے کی دوسری صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں اب قحط کی صورت ڈرا رہی ہے اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندوں پر رحم فرمائے آٹا پونے پانچ سیر تک پہنچ گیا ہے۔

۵۔ انگریزی ریویو کا دوسرا نمبر فروری ۱۹۲۵ء کا بھی آ گیا ہے اور پہلے نمبر کی نسبت ترقی کے آثار نمایاں ہیں اس نمبر کے ساتھ تمدن کی مذہبی کانفرنس کی انتظامی کمیٹی کے صدر سر ڈینزل راس کی تصویر بھی دی گئی ہے۔

۷۔ مکرمی مولوی مبارک علی صاحب آج اپنے وطن بنگال کو جانے والے ہیں۔

۸۔ مکرمی ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب جو گورداسپور کے ہسپتال میں جنرل ڈیوٹی پر مامور تھے، کی تبدیلی گوجرہ ہو گئی ہے اور وہ گوجرہ جا رہے ہیں۔ اہل گوجرہ خوش قسمت ہیں کہ ڈاکٹر صاحب جیسا قابل اور غمگسار ڈاکٹر انکو نصیب ہوا ہے۔

دنیائے اسلام

حکومتِ ایران نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ امسال کسی شخص کو حج کے لیئے پروانہ راہداری نہ دیگی۔

ایران میں خانہ جنگی کا خطرہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ سردار سپاہ کے کوزستان کی فتح کے بعد طہران کو واپس لوٹنے کے وقت مختلف مقامات پر شاندار استقبال ہوا۔

ترکی کا وہ وفد ہلال احمر بمبئی پونہچگیا جو سیٹھ چھوٹانی کے کارخانہ کو لینے کیلیئے آنیوالا تھا۔ بمبئی کے مشہور تاج محل ہوٹل میں وفد کو اوتارا گیا ہے۔ وفد تین آدمیوں پر مشتمل ہے۔

طہران کے کوچوں گلیوں کو فراخ کیا جارہا ہے۔ ایساہی ایران میں قوم پرستوں نے نیا سال رائج کردیا ہے یعنے پورا شمسی سال اختیار کیا ہے جو ۲۱ مارچ سے شروع ہوگا۔

ایران میں علمی اور تاریخی تصانیف کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا ہے۔

سوویٹ روس کی مرکزی مجلس منتظمہ میں تقریر کرتے ہوئے ایم چیچرن نے کہا کہ سوویٹ حکومت ولایات مشرقیہ علی الخصوص ترکی اور افغانستان کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات مضبوط کر رہی ہے۔

طنجہ کی خبر ہے کہ پہاڑی قبائل نے امیر عبدالکریم کی اطاعت قبول کرلی ہے۔

اٹلی نے ایک مصری مقام شقہ کو اپنی حدود میں شامل کرلیا ہے۔ معاہدہ سنوسی و مصری کی رو سے یہ علاقہ حدود مصر میں داخل ہے اور برطانی نقشوں میں ۱۹۱۰ء سے حدود مصر میں دکھایا گیا ہے۔ لیکن اب اطالیہ والوں نے اپنے اطالی لشکر جمع کردیئے ہیں۔

آئیندہ حکومت برطانیہ کا جو نمایندہ ترکی میں رہیگا وہ سفیر کہلائے گا جو قسطنطنیہ میں رہیگا۔ اور خیال ہے کہ سفارتخانہ کا ایک نمایندہ انگورہ میں بھی رہیگا۔

نجدیوں نے جدہ پر گولہ باری کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے اہل شہر کے بعض آدمی مارے گئے۔ اور مکانات مسمار ہوئے ہیں۔ اہل نجد نے تسخیر جدہ میں ابھی تک کوئی کامیابی حاصل نہیں کی۔ کہ مغطہ کو دوسرے راستوں سے سامان رسد جارہا ہے۔

رسولی جو مراقش میں ہسپانیہ کا تنہا مددگار تھا وہ غازی عبدالکریم کے ساتھ ملنے پر مجبور ہوچکا ہے۔ طرزت نامی مقام جہاں رسولیوں نے ریفیوں کے سامنے ہتھیار ڈالے ہیں وہاں ایک ہسپانیہ کا بہت بڑا خزانہ تھا جو غازی عبدالکریم کو مل گیا ہے۔

جدید ترکی وزارت نے اپنی پالیسی کا اعلان کردیا ہے کہ داخلی پالیسی میں کسیقدر تبدیلی ہوگی اور بغاوت زدہ رقبہ کے لیئے ایک ایسی با اختیار عدالت قایم کیجاویگی جسکو زندگی اور موت کے اختیارات حاصل ہونگے۔ اور انگورہ میں جو عدالت قایم کیجاوے اوسکو سزائے موت کے اختیارات مجلس ملی کی منظوری کے ماتحت ہونگے نیز حکومت کو ایسی مجالس اور اخبارات کے بند کرنے کا اختیار ہوگا جنکی جدوجہد کا اثر داخلی حالات پر پڑتا ہے۔

مصری اخبار الاہرام کا اڈیٹر جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف لکھنے کا علی العموم عادی ہے۔ ایک گھنٹہ کے اندر قاہرہ سے نکالدیا گیا۔ مصری پولیس اسے پورٹ سعید لیگئی۔ یہ اخبار زاغلول پاشا کی پارٹی کا آرگن ہے۔

ترکی کی جدید وزارت میں رشدی پاشا وزیر خارجیہ ہونگے۔

ترکوں کی خانہ جنگیاں جاری ہیں نئی پارٹی مجلس ملیہ کو کمزور کرنے کی فکر میں ہے۔

ترکی حکومت آزاد خیال اخبارات کی نکتہ چینی کا مقابلہ اپنی طاقت سے کرنے پر آمادہ ہوئی ہے۔ چنانچہ قسطنطنیہ کے **کثیر الاشاعت اور شہرہ آفاق اخبار توحید افکار** کو حکماً بند کردیا ہے۔

طنین نے حکومت پر نکتہ چینی سے توبہ کرلی ہے۔ ہندوستانی اخبار جو گورنمنٹ ہند پر پریس کی داروگیر پر حرف زنی کیاکرتے ہیں کیا کہیں گے؟

حکومت فرانس نے ترکوںکو پر زور الفاظ میں توجہ دلائی ہے کہ وہ صرف اسیقدر فوج کو گذرنے کی اجازت دیں گے جو کردستان کی بغاوت کے فرو کرنے کیلیئے ضروری ہے۔

عربوں کی بیت تنقیدیہ نے لارڈ بالفور کو قبل از وقت نوٹس دیا ہے کہ اگر وہ یہودی یونیورسٹی کے افتتاح کے لیئے فلسطین آئینگے تو ہڑتال ہوگی۔ اخبار ماتمی رنگ میں شایع ہونگے سربرآوردہ لوگ ملاقات سے انکار کردیں گے عمارات مقدسہ میں داخلہ کی اجازت ندی جاویگی۔

ترکی کی جدید وزارت کے وزیر جنگ نے کردی بغاوت کی ذمہ داری ترکی پریس پر عائد کی ہے اور غصہ میں آکر کہا کہ "ہمیں اس سانپوں کی بانبی کو برباد کردینا چاہیئے"

ہندوستان کی خبریں

بنگال میں لارڈ لٹن کے قایم مقام سرعبدالرحیم گورنر ہوں گے اسلیئے اب وہ جنیوا نہیں جائینگے۔

لارڈ ریڈنگ کے ولایت جانے کے متعلق انگلستان کے اخبارات کہہ رہے ہیں کہ کوئی اہم ضرورت نہیں جسکے لیے ان کا ولایت آنا ضروری ہو۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عنقریب سرہنری وھیلر اور سرہارکوٹ بٹلر بھی جائینگے نیز یہ بھی خبر ہے کہ لارڈ ریڈنگ کا زمانہ حکومت ۶ سال ہوگا۔ (جتنے منہ اوتنی باتیں عرفانی)

بمبئی میں قصابوں نے ہڑتال کردی تھی۔ اس بنا پر کہ میونسپلٹی مویشیوں کے معاینہ میں سختی کرتی ہے۔ میوہ اور سبزی فروشوں نے بھی انکا ساتھ دیا۔ آخر یہ ہڑتال کھل گئی۔

جناب گاندھی نے ہندو مسلم اتحاد کے متعلق جو بیان آل پارٹیز سب کمیٹی میں دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ حالات میں ہندو مسلم اتحاد کی کوئی قابل قبول سکیم طیار کرنا ناممکن ہے۔

قانون حج جسکی جمعیۃ العلماء مخالفت کررہی تھی پاس ہوگیا۔

ہندوستان کے کمانڈر انچیف نے اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ **بولشویکوں** کی ریشہ دوانیوں کے باوجود افغانستان سے ہمارے تعلقات بہتر ہیں مگر روس اور چین کے اتحاد سے ہمکو غافل نہ رہنا چاہیئے۔ وسط ایشیا میں روس کی طیاریاں روز بروز بڑھتی جارہی ہیں۔

ہندوستان میں قحط کے آثار نمایاں ہیں آٹا پونے پانچ سیر کے قریب پونہچگیا ہے۔ اللہ رحم کرے۔

لاہور کی انارکلی کے آریہ سماج نے غریبوں کے لیئے **سستے آٹے** کی دوکان کھولدی ہے ہم ایسا ہے میں کیا کرسکتے ہیں؟ غور طلب سوال ہے۔

پنڈت مالویہ کو اکالی قیدیوں پر جبر وتشدد کی افواہوں کی تحقیقات کے لیئے کہتے ہیں نابھہ جانیکی اجازت نہیں ملی۔

مالویہ صاحب کا طرز عمل کسی بہترین نتیجہ کو پیدا نہیں کررہا۔ اسلیئے اگر انکو اجازت نہیں دیگئی تو اچھا ہوا۔

سکاٹ لینڈ سے کوہاٹی ہندوؤنکی امداد کے لیئے ۲۷ پونڈ آئے ہیں۔

آریہ سماج شتابدی کے جلسہ سے فارغ ہوکر اب **گوروکل** کے جلسہ کے لیئے طیاریاں کررہی ہے۔

علیگڈھ کالج کی پچاس سالہ جیوبلی منانیکی طیاریاں شروع ہیں۔ مسلمانو نکا روپیہ ایسی فضول نمایشوں پر خرچ کرنے سے کیا حاصل ہے۔

یو۔ پی کونسل نے **چانڈو نوشی** کو جرم قرار دیکر قانون پاس کردیا ہے۔ اس قسم کا قانون کل ہندوستان میں چاہیئے۔ خصوصاً پنجاب میں۔

اودھ کیلیئے چیف کورٹ کی منظوری ہوگئی۔ پانچ جج ہونگے۔ دو وکلا میں سے لیئے جاویں گے۔ دو انڈین سول سروس سے۔ ایک جوڈیشل سروس سے۔ اس چیف کورٹ میں پانچ لاکھ سے کم رقم کا کوئی مقدمہ دائر نہوگا۔

گورنمنٹ پنجاب نے اس افواہ کی تردید کردی ہے کہ حکومت پنجاب ریاست کپتھلہ کے انتظامی معاملات میں مداخلت کرنا چاہتی ہے۔ اس فرضی قصہ کو ایجنٹ گورنر جنرل سے منسوب کیا ہے۔ جسکا کوئی تعلق ہی ریاست کپتھلہ سے نہیں۔ لوگ کیوں ایسی جھوٹی اور بے بنیاد افواہوں سے امن پیدا کرتے ہیں؟

اکسیر الاجسام
یا
کیمیائے بدن

فاحفظہ فانہ من الاسرار المخفیۃ

چند دوستوں کی سفارش سے مینے بفضل خدا ادویات کا سلسلہ شروع کرنیکا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ سب سے پہلے جس دوائی کو ناظرین اخبار کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ اکسیر الاجسام ہوگی جو اسرار مخفیہ میں سے ہے۔ بلا مبالغہ رفتہ طاقت کو واپس لانیوالی اور دوائی اس کے برابر دنیا میں کم میسر ہوگی۔ لاریب یہ ضعف ہضم کو زائل کر کے خون صالح پیدا کرتی ہے۔ اور معدہ کو قوی تر بناتی ہے۔ خواہ کتنی ہی مدت کا معدہ کمزور کیوں نہو۔ دودھ جسقدر بھی پیا جاوے ہضم ہو جاتا ہے۔ اس کے چند دنوں کے کھانیسے چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ اور محافظ حرارت غریزی ہے۔ دماغ دل و جگر و گردہ اور مثانہ کی طاقت کو بڑھانے میں اپنے اندر اعجاز رکھتی ہے۔ مثانہ کے تمام امراض اس کے استعمال سے فی الفور دور ہو جاتے ہیں۔ اسکے کھانیکے بعد عمر بھر دیگر مقویات کی ہرگز ضرورت نہ پڑے گی۔ یہ دوائی سیکڑوں اور ہزاروں کے خرچ سے سبکدوش کرنے والی ہے۔ قیمت فی شیشی جسمیں فقط تین رتی دوائی ہوگی مبلغ دس روپیہ ہوگی (علاوہ محصول ڈاک) مقدار خوراک ایک دانہ خشخاش سے لیکر ایک چاول تک ہو سکتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال شیشی کے ہمراہ حاضر ہوگا۔ غیر شادی شدہ بغیر کسی معقول وجہ کے اسکے لیئے ہرگز درخواست نہ کریں۔

ضروری گذارش

چونکہ اس دوائی کے اجزاء نہایت قیمتی اور محنت دقت طلب ہیں۔ اس لیے جبتک میرے پاس کم از کم پچاس درخواستیں نہ پہنچ جائینگی دوائی طیار نکر سکونگا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ قیمت بطور پیشگی بھیجی جاوے۔ بلکہ اس سے میرا منشاء درخواست خریداری سے ہے۔ کیونکہ یہ دیگر اشتہاری ادویہ کی طرح نہیں ہے۔ یہ وہ دوائی ہے جو آجتک سینہ بسینہ چلی آئی ہے۔ جسکی تین رتی تمام عمر کے لیئے کفایت کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ علیم ہے مینے (بمقابلہ فوائد اور محنت کے) اسکی قیمت کے تعین میں کسی حد تک ایثار سے بھی کام لیا ہے تمام درخواستیں موصول ہو جانیکے ایکہفتہ بعد دوائی طیار ہو کر بذریعہ وی۔پی ارسال ہوگی۔

درخواستیں بنام منیجر اکسیر الاجسام تراب منزل قادیان میں آنی چاہئیں

المشتہر
منیجر اکسیر الاجسام تراب منزل قادیان

شاہی حاذق طبیب
حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے
مجربات

شفاخانہ فضل رحمانی میں وہی نسخجات طیار ہوتے ہیں جوکہ شاہی حکیم حضرت مولوی نورالدین صاحب سابق طبیب ریاست جموں و کشمیر کے سالہا سال کے تجربہ میں آچکے ہیں مریض کی صحت اور شفا کی گارنٹی کا دعوےٰ تو بیباکی اور جرأت ہے۔ شفا دینا محض اللہ تعالےٰ کا کام ہے ہم صرف اتنا ہی کہسکتے ہیں کہ جس مرض کا جو علاج حضرت مولوی صاحب موصوف کے عام تجربہ میں مفید ثابت ہوا ہے اسے ہم بھی استعمال کرتے ہیں اور نہایت نیک نیتی سے اجزائے نسخہ کو ترکیب دیتے ہیں ہمارے ذاتی تجربہ اور قابلیت کے متعلق خود حکیم صاحب موصوف کی یہ رائے ہے۔

حکیم نورالدین صاحب کی رائے

میں تصدیق کرتا ہوں کہ فضل الرحمٰن میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریوں نفث الدم اور دق میں اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر وہ تقوے سے کام لیگا تو اسکو خود بھی اور اسکے باعث بہت لوگوں کو نفع پہنچیگا الٰہی میرا یہ گمان سچ ہو۔ نورالدین

باایں ہمہ ہمارا دعوےٰ ہے کہ مریض کے مفصل حالات آنے پر حضرت مولوی صاحب کے طرز عمل پر نسخہ طیار ہوگا اگر خدانخواستہ آپ کسی مرض میں مبتلا ہیں تو تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

مندرجہ ذیل ادویات موجود ہیں منگالیں

سرمہ زنگاری۔ آنکھوں کی بہت سی امراض کیلئے مفید ہے خصوصاً جالا دھند سبل ڈھلکا جرب کیلئے قیمت فی تولہ (۴ر)

سرمہ نورالعین۔ آنکھوں کی اکثر امراض کیلئے مجرب ہے جسمیں بڑا جزو ممیرا ہے۔ قیمت فی تولہ (۲ر)

آتشک کی گولیاں۔ فی ڈبیہ دو روپیہ (۲)

آتشک کی بتیاں۔ قیمت فی بتی (۱۲ر)

سفوف جریان۔ (عورت کو ہو یا مرد کو) چند روز کے استعمال سے انشاءاللہ مفید ثابت ہوگا قیمت فی تولہ (۸ر)

سفوف سوزاک۔ قیمت ۲۱ خوراک (۱۲ر)

حبوب باد گولہ (ہسٹیریا)

یہ گولیاں امراض باد گولہ (ہسٹیریا) میں بفضلہ تعالےٰ ازبس مفید ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ (۲ر)

حب طحال۔ قیمت فی ڈبیہ (۱۲ر)

کھانسی کی گولیاں۔ قیمت فی ڈبیہ (۸ر)

حب ضیق النفس۔ قیمت فی ڈبیہ (۲ر)

مرض اٹھراء کی مجرب دوائی۔

یہ دوائی حکیم حاذق حضرت مولوی نورالدین صاحب کی کثرت سے تجربہ میں آئی ہے۔ اس سے صدہا عورتوں کو فائدہ ہوا ہے جنکے بچے اس مرض سے بچپن میں ضائع ہوئے ہیں یہ چند ادویہ ہیں۔ کچھ گولیاں ہیں اور کچھ خاص قسم کی دم کی ہوئی اجمود اور قلفل سیاہ ہوگی۔ کل ادویہ کی قیمت (۵ے)

کثرت عیاشی اور غلط کاریوں کی وجہ سے تلافی مافات کے واسطے حبوب اور طلاء کی قیمت (۵ے)

محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا درخواست میں اخبار کا حوالہ ضرور دو۔

المشتہر
منیجر شفاخانہ فضل رحمانی
قادیان ضلع گورداسپور